وفیات اساتذہ و متعلقین دار العلوم :

حضرت مولانا مفتی سیف اللہ حقانی
رئیس دار الافتاء جامعہ دار العلوم حقانیہ

علم و تواضع کا پیکر اور خلق خدا پر فضل مولا
حضرت مولانا فضل مولی صاحب نور اللہ مرقدہ

نعم البدل:

۱۹۶۵ء کی بات ہے مولانا عبدالحلیم کوہستانی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے معقولات و منقولات کے مایہ ناز مدرس اور مفتی اعظم تھے، تعلیمی سال کے دوران والدہ کے شدید اصرار پر مولانا عبدالحلیم کوہستانی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے واپس وطن چلے گئے اور یوں جامعہ حقانیہ کے تدریسی میدان میں ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا۔ ان دنوں محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ دار العلوم حقانیہ کی جامع مسجد میں نمازِ عصر خود پڑھاتے اور بعد از نماز طویل دعا کیا کرتے اور ضروری تربیتی نصائح سے بھی طلبہ کو نوازتے' مختلف دعوات کے ساتھ مولانا عبدالحلیم کوہستانی کا ذکر خیر کرنے کے بعد یہ دعا کیا کرتے یا اللہ ہم کو نعم البدل عطا فرمائیں اور پھر کچھ عرصہ بعد مولانا عبدالحلیم کوہستانی کی جگہ حضرت الاستاد مولانا فضل المولیٰ کی تقرری ہوئی اور یوں آپ نعم البدل کا مصداق ثابت ہوئے۔ چونکہ مولانا عبدالحلیم کوہستانی درمیان سال چلے گئے تھے اس لئے آپ کی تقرری درمیان سال ہوگئی۔ اور یہ آپ کی فراغت کا پہلا سال تھا اور آپ نوعمر تھے' ابھی ابھی داڑھی نمودار ہوئی تھی۔ آپ کو مولانا کوہستانی کے باقی ماندہ معقولات و منقولات کی بڑی کتابیں درس کے لئے حوالہ کی گئیں۔ مگر آپ نے قابلیت اور جدوجہد کا لوہا منوا کر بڑی کامیابی سے ان کتابوں کو پڑھایا اور رفتہ رفتہ آپ جامعہ حقانیہ کے عظیم مدرس۔ منطق و فلسفہ اور حدیث کے عظیم شیخ ثابت ہوئے۔

عہد کی پابندی:

۱۹۶۸ء میں راقم الحروف اور حضرت الاستاذ مولانا فضل المولیٰ صاحب خانپور میں حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے ہاں دورۂ تفسیر میں شریک تھے۔ درس میں حضرت الاستاذ کی نشست حضرت الاستاذ درخواستی کے داہنے جانب ان کی نشست سے متصل اور میری نشست حضرت الاستاذ کی نشست سے ملی ہوئی تھی۔ ان دنوں حضرت مولانا مفتی محمود نے حضرت مولانا فضل المولیٰ صاحب کو قاسم العلوم ملتان میں تدریسی خدمات انجام دینے کی مولانا عبدالحلیم عبدالخیل کی وساطت سے دعوت دی اور مولانا عبدالحلیم عبدالخیل کی وساطت سے یہ کام

مجھے سونپ دیا کہ میں مولانا فضل مولیٰ صاحب کو قاسم العلوم ملتان میں تدریسی خدمات انجام دینے پر آمادہ کروں۔ مگر اس سے پہلے کہ اس سلسلہ میں مَیں حضرت الاستاذ سے کوئی بات کروں۔ میں ایک دفعہ خانپور کے مخزن العلوم میں حضرت الاستاذ کے کمرہ میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت الاستاذ کے ہاتھ میں قلم اور کاغذ تھا اور آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ میری حاضری اور سلام پر آپ نے اس تحریر کو مجھ سے چھپانے کی کوشش کی۔ اس پر میں نے کہا۔ حضرت آپ مفتی محمود کو ان کی دعوت کا جواب لکھ رہے ہیں؟ اس پر آپ تبسم فرمانے لگے۔ کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں اور یہ کام حضرت مفتی صاحب نے مجھے ہی سونپ دیا ہے مگر حضرت آپ بتائیے کہ آپ ان کو کیا لکھ رہے ہیں؟ آپ نے کہا کہ میں معذرت لکھ رہا ہوں حالانکہ اس وقت آپ کو دار العلوم حقانیہ سے یکصد روپے مشاہرہ مل رہا تھا۔ جبکہ حضرت مولانا مفتی محمود نے دوصد روپے مشاہرہ کی پیشکش کی تھی۔ اور معذرت کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ چونکہ آئندہ کے لئے بھی حضرت مولانا عبدالحق صاحب سے دار العلوم حقانیہ ہی میں تدریسی خدمات انجام دینے کا عہد کر چکا ہوں اور مجھ سے عہد و معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی ہے۔

تواضع اور بے تکلفی

حضرت الاستاذ مولانا فضل المولی صاحب حد درجہ بے تکلف اور تواضع کا پیکر تھا کسی بھی شاگرد کو شاگرد سے تعبیر نہیں کرتے بلکہ ملگری (ساتھی) سے تعبیر کرتے کمال تواضع کی وجہ سے تلامذہ کے ساتھ عام اوقات میں ایسے انداز سے بیٹھ جاتے کہ انجانے شخص کے لئے یہ تمیز مشکل ہو جاتی کہ ان میں استاد کون ہے اور شاگرد کون ہے۔ لباس میں آپ حد درجہ بے تکلف تھے سادہ ٹوپی سادہ پگڑی اور سادہ جوڑے کے ساتھ ہر موسم میں عریض وطویل چادر کا بھی استعمال فرمایا کرتے۔

سیاست: آپ مفتی محمود رحمہ اللہ کی سیاست کے قائل اور سیاست میں انکو اپنا امام سمجھتے تھے۔ اور اسی وجہ سے تادم واپسین جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ مولانا فضل الرحمٰن آپ کا شاگرد اور اس پر آپ بہت مہربان تھے دار العلوم حقانیہ کو آنے کے ساتھ مروت طالبان نے آپ کی خصوصی خدمات کیں۔ اس لئے آپ کا بھی مروت طالبان کے ساتھ خصوصی اور قابل رشک تعلق رہا۔

طریقہ تدریس: آپ کا درس عام فہم ہوتا قاری کے عبارت پڑھنے کے بعد۔ آپ ان الفاظ سے سبق شروع فرماتے۔ ماتن یا شارح کے لئے اس عبارۃ میں مثلاً دس اغراض ہیں۔ اور پھر ان اغراض کو مفصل بیان کرنے کے بعد کتاب کی عبارۃ پر ان اغراض کی تطبیق فرماتے۔ تو اس طریق سے عبارۃ میں کوئی اشکال باقی نہ رہتا اور نہ کوئی خبینہ فی زاویہ باقی رہتا اور طالب ماتن یا شارح کے مطلب اور غرض کو آسانی سے سمجھ لیتا۔

تعلیم و تعلم: ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں نامور اساتذہ سے حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مارتونگ چلے گئے اور وہاں عظیم منطقی و فلسفی اور محدث کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے آپ سے سند فراغت حاصل کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد متصل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

دنیوی و دینی خدمات:

آپ کی ساری زندگی دینی اور علمی خدمات میں گذری ہے گویا آپ کی زندگی دینی اور علمی خدمات کے لئے وقف تھی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں طویل عرصہ تک علمی و دینی خدمات انجام دیکر ایک اہل خیر کے شدید اصرار پر دلبوڑی مانسہرہ جا کر وہاں پر ایک دینی مدرسہ کا افتتاح کیا اور یہاں پر خود دورہ حدیث پڑھاتے تھے اور بہت جلد یہ مدرسہ ایک عظیم جامعہ ثابت ہوا اور کافی عرصہ کے بعد ایبٹ آباد میں اپنے جامعہ کا ایک شاخ مگر عظیم شاخ بھی قائم کیا۔

آپ عامۃ المسلمین کی جائز دنیوی خدمات میں بھی پیش پیش تھے۔ واقعی آپ خلق خدا کے لئے فضل مولی تھے اور صدق من قال کل له من اسمه نصیب.

تلامذہ: آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں چند مشاہیر تلامذہ یہ ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (ف)، مولانا مفتی سعد الدین درہ پیزو، مولانا محمد محسن مہتمم و بانی جامعہ حلیمہ درہ پیزو، مولانا محمد انور شیخ الحدیث جامعہ حلیمہ درہ پیزو، مولانا محمد شفیع استاذ اعلیٰ جامعہ حلیمہ درہ پیرو، مولانا نثار اللہ باچا صاحب بانی و مہتمم دار العلوم اسلامیہ اضاخیل بالا نوشہرہ پشاور، مولانا مفتی غلام الرحمٰن بانی و مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور، مولانا محمد ابراہیم مہتمم و بانی جامعہ اسلامیہ ایران، مولانا عبد المالک گوجرانوالہ، مولانا شمس الحق کراچی، مولانا عبد المتین ہزاروی مرحوم اور عظیم ادیب، فخر الشعراء مولانا محمد ابراہیم فانی اور راقم الحروف۔

وفات: بالآخر عمرہ کی ادائیگی کے بعد جب وطن واپس لوٹنے لگے تو جدہ میں ہفتہ یکم رمضان اور اتوار ۲ رمضان ۱۴۳۰ھ کے درمیانی شب کو انتقال کر گئے اور جنت المعلیٰ مکہ معظمہ میں آپ کا مدفن بنایا گیا۔ جنت المعلی میں آپ کے مزار کا نمبر ۱۲۵ اور مزار کے بلاک کا نمبر ۱۳۰ ہے۔ آپ کا جنازہ حرم میں پڑھایا گیا ہے۔

اولاد و پسماندگان: آپ سے سات صاحبزادے اور ۴ صاحبزادیاں اور انکی والدہ ماجدہ رہ گئے ہیں۔ صاحبزادوں میں مولانا فرید احمد، مولانا مفتی رشید احمد حقانیہ سے متخصص اور مولانا مفتی حسین احمد فاضل عالم مدرس ہیں اور حمید احمد، منصور احمد، فضل اللہ، وقاص احمد حفاظ و طلبہ ہیں۔